تعلیم گاہوں میں جنسی تعلیم

ستر ہواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۸-۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۵-۷/ اپریل ۲۰۰۸ء، دارالعلوم شیخ علی متقیؒ،

برہان پور، ایم پی

انسانی زندگی میں مختلف مراحل پیش آتے ہیں، زندگی کا ایک اہم مرحلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب لڑکے اور لڑکیاں بلوغ کی منزل میں قدم رکھتے ہیں، بالغ ہونے کے بعد انسان سے جو ضروریات اور تقاضے متعلق ہوتے ہیں وہ فطری ہیں، اور اس لئے عام طور پر اس سلسلہ میں مستقل تعلیم کی ضرورت نہیں پڑتی؛ بلکہ قبل از وقت بلوغ اور اس کے بعد ہونے والی تبدیلیوں اور ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ضرورتوں کا ادراک انسان کو بے راہ روی کی طرف لے جاتا ہے؛ اس لئے حکومت ہند تعلیم گاہوں میں جنسی تعلیم سے متعلق جو منصوبہ بنا رہی ہے، سمینار اسے نہایت تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سمینار کا احساس ہے کہ:

۱- پرائمری اور مڈل سطح سے طلبہ اور طالبات کو جنسی تعلیم دینا اور انہیں صنفی اعضاء کے وظائف کے بارے میں بتانا دراصل مغربی ایجنڈہ ہے جسے حکومت ہند نے قبول کر لیا ہے، یہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کے مغائر ہے، بلکہ خود ہندو ملکی روایات اور مشرقی اقدار کے بھی خلاف ہے اور حکومت کو ایسی باتوں سے مکمل طور پر باز رہنا چاہئے، ورنہ اس کے اخلاقی اثرات نہایت نامناسب ہوں گے۔

۲- درحقیقت ضرورت اخلاقی تعلیم وتربیت کی ہے، جو نوجوانوں کو غیر قانونی روابط اور جنسی انحراف سے بچائے، ایڈز اور اس جیسی بیماریوں سے بچانے کا صحیح طریقہ اخلاقی تعلیم اور غیر شرعی تعلق سے مردوں اور عورتوں کو بچانا ہے، نہ کہ غیر قانونی تعلیمات کو محفوظ طریقہ پر انجام دینا، یہ تو گناہ اور بُرائی کی دعوت ہے، جو اسلامی نقطۂ نظر سے قطعاً جائز نہیں، نیز یہ سماج کے لئے اخلاق اور صحت دونوں ہی اعتبار سے تباہ کن ہے۔

۳- سمینار حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیم گاہوں میں جنسی تعلیم کے منصوبہ کو بلا تاخیر واپس لے لے، ہاں، اس کے بجائے اخلاقی تعلیم کے مواد کو شامل کیا جا سکتا ہے، جو تمام مذاہب کی مشترکہ و مسلّمہ اخلاقی اقدار پر اس طرح مشتمل ہو کہ نصاب پر کسی ایک مذہب کی چھاپ محسوس نہ ہو۔

☆☆☆